Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل ۵۳۸۳

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✻ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

قادیان

خطبہ نمبر ۲۳

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۱	۱۹ ماہ اخاء ۱۳۲۲ ہش	۱۹ شوال ۱۳۶۲ھ	۱۹ اکتوبر ۱۹۴۳ء	نمبر ۲۴۵

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی - ۱۸ ماہ اخاء - آج صبح ۸ بجے بذریعہ فون یہ خوش کن خبر ملی ہے کہ حضور آج وہاں سے پہلی سروس میں روانہ ہو رہے ہیں - اور انشاء اللہ ۳ بجے کے قریب قادیان پہنچیں گے - حضور کی طبیعت کے متعلق یہ اطلاع ملی ہے - کہ ابھی نزلہ کی شکایت ہے - احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں -

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضل خدا اچھی ہے - الحمدللہ

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم - اے کی طبیعت ابھی خراب ہے - احباب دعائے صحت کریں -

قادیان ۱۸ ماہ اخاء کل صبح کی گاڑی حضرت صاحبزادہ کیپٹن مرزا شریف احمد صاحب اسسٹنٹ ریکروٹنگ آفیسر بھرتی کے لئے دورہ پر تشریف لے گئے ہیں -

خطبہ جمعہ

نوجوانان جماعت سے دین کے لئے زندگیاں وقف کرنے کا مطالبہ

جو شخص ایک دفعہ زندگی وقف کرتا ہے وہ خدا کے ہاں ہمیشہ واقف سمجھا جاتا ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ یکم ماہ اخاء ۱۳۲۲ ہش / یکم اکتوبر ۱۹۴۳ء

(مرتبہ شیخ رحمت اللہ شاکر)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میں نے آج

عید کے خطبہ میں

اس امر کی طرف جماعت کو توجہ دلائی تھی - کہ موجودہ جنگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بات کا قطعی فیصلہ ہے - کہ موجودہ زمانہ کی دنیوی طاقتوں کو جو اسلام سے اختلاف رکھتی ہیں تلوار سے مٹانا ظاہری سامانوں کے لحاظ سے ناممکن ہے - لیکن

تبلیغ اور روحانیت

سے مٹانا نہ صرف ممکن ہی ہے - بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے موعود بھی ہے - اس زمانہ میں اسلحہ جنگ کی کثرت نے یہ ثابت کر دیا ہے - کہ تلوار جہاں تک اسلام کی ترقی اور غلبہ کا تعلق ہے قطعی طور پر ناکام رہے گی - اور تبلیغ کامیاب ہو گی - اور ہم دیکھتے ہیں - کہ

ظاہری علامتیں

بھی ایسی ہیں - جو اسی بات پر دلالت کرتی ہیں کیونکہ دشمنان اسلام جہاں ہتھیاروں اور مادی طاقتوں پر زیادہ سے زیادہ بھروسہ کر رہے ہیں وہاں ان میں مذہبی یقین کم سے کم ہوتا چلا جاتا ہے اگر ایک طرف مادی طاقت پر بھروسہ بڑھتا جاتا ہے - تو دوسری طرف روحانی طاقت پر بھروسہ کم ہوتا جاتا ہے - اور ہشیار مخالف کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ مخالف کے قلعہ پر اس جگہ سے حملہ کرتا ہے - جہاں

دیوار سب سے زیادہ کمزور

ہو - اس وقت اسلام کے دشمنوں کے قلعہ کی مادی دیواریں زیادہ سے زیادہ مضبوط ہیں - البتہ روحانی دیواریں خطرناک رخنے ہیں - اور کسی نادان کا ہی یہ کام ہو سکتا ہے کہ مضبوط چٹانوں اور دیواروں کے ساتھ سر پھوڑتا رہے - اور جہاں سے دیوار گری ہوئی ہو - وہاں سے اندر داخل نہ ہو - آج

دشمن کا قلعہ

مذہبی نقطۂ نگاہ سے گر رہا ہے - اور اس جہت سے بہت کمزور ہو چکا ہے - ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ الٰہی منشاء ازل سے یہی تھا - کہ اس زمانہ میں دونوں طاقتوں کو جمع کر کے ایک ایسا مضبوط قلعہ تیار کرے - کہ جو ہر طرح مکمل ہو - دنیوی طاقت تو خود ان قوموں نے قائم کر لی ہے - اور روحانی طاقت احمدیت کے ذریعہ ان کو مل جائے - اور اس طرح ایک ایسا قلعہ تیار ہو جائے جس کی کوئی بھی دیوار کمزور نہ ہو -

اس کے لئے جہاں یہ ضروری ہے کہ جماعت کا ہر فرد تبلیغ کرے وہاں

ایک خاص جماعت

کا ہونا بھی ضروری ہے - جو اسلام کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کر دے - اس کی طرف میں نے جماعت کو متواتر توجہ دلائی ہے - کچھ نوجوان آگے آئے بھی ہیں - مگر جس حد تک ضروری ہے - اس حد تک نہیں - پچھلے سالوں میں مالی قربانی کے لحاظ سے جماعت نے نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے - ایسا نمونہ کہ جس پر فخر کیا جا سکتا ہے - اور پورے یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے - کہ دنیا میں اور کوئی قوم ایسی نہیں - جو

دلی جوش اور ارادہ کے ساتھ

ایسی قربانی کرے - بغیر کسی جبر یا قانون کے اور بغیر کسی ایسے محکمہ کے جو لوگوں کی آمدنیوں کا حساب کر کے ان پر ٹیکس لگائے - محض اپنے ارادہ سے اتنی قربانی کرنے والی اور کوئی قوم دنیا میں نہیں - جنگ کے زمانہ میں چونکہ ایک جوش پیدا ہو جاتا ہے - اس لئے لوگ زیادہ قربانی کرتے ہیں - مگر جو قربانی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کرتی ہے - ویسی جنگ کے زمانہ میں بھی دوسری قومیں بہت کم کرتی ہیں - ہماری جماعت کو کوئی ظاہری جنگ درپیش نہ تھی - روحانی جنگ تھی - اور وہ جاری ہے اور جاری رہے گی - مگر ظاہری جنگ کے نہ ہونے کے باوجود جماعت کے بڑے حصہ نے

قربانی کا اعلیٰ نمونہ

پیش کیا ہے - اس سے زیادہ لوگ اس لئے شامل نہیں ہو سکے - کہ تحریک جدید میں شامل ہونے کے لئے یہ شرط لگا دی گئی تھی - کہ کم سے کم اتنی رقم دے کر اس میں شمولیت اختیار کی جا سکتی ہے - اس لئے باقی لوگ مجبوراً شریک نہ ہو سکے ان کا شامل نہ ہو سکنا اس وجہ سے نہ تھا - کہ ان کے دل میں شوق نہ تھا - بلکہ یہ وجہ تھی - کہ ان میں شامل ہو سکنے کی طاقت نہ تھی - پس جن میں شامل ہونے کی طاقت تھی - ان کا اندازہ کرتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں - کہ

اسی - نوے فیصدی

دوستوں نے مالی قربانی کا قابل یادگار نمونہ پیش

گیا ہے لیکن تبلیغ کے لئے وقف زندگی کا نمونہ ایسا شاندار نہیں۔ جو جماعت نے مالی قربانی کے لحاظ سے دکھایا ہے (ابھی

بہت سے نوجوانوں کی ضرورت

ہے۔ جو اپنے اوقات کو کلی طور پر دین کی خدمت میں لگانے کے لئے تیار ہوں) پھر میں نے ایک اور نقص دیکھا ہے۔ کہ دوستوں میں کام کرنے میں سستی کی عادت ہے۔ جسے کسی کام پر مقرر کیا جائے۔ وہ غفلت کرتا ہے۔ یہ عادت

اہم مہمات کے سر کرنیکے لئے

سخت مضر ہے۔ اور فتح کے وقت کو پیچھے ڈال دینے والی عادت ہے۔ اس کی اصلاح بھی اسی صورت میں ہو سکتی ہے۔ کہ (اپنی زندگیوں کو وقف کرنے والوں کی ایک ایسی جماعت ہو۔ جو ایک خاص پروگرام کے ماتحت تعلیم و تربیت حاصل کرے۔ اور پھر وہی روح دوسروں میں پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ اسلئے زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو اپنی زندگیاں کو دین کے لئے وقف کریں۔)

(اس سلسلہ میں مَیں جماعت کے دوستوں کو

ایک اور امر کی طرف توجہ

دلانا ضروری سمجھتا ہوں۔ جس کی طرف پہلے توجہ نہیں۔ اور پہلے مَیں نے اسے بیان بھی نہیں کیا۔ ہر شخص جو اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ اس کے وقف کرنے کے یہ معنے نہیں۔ کہ اس کا وقف ضرور قبول کر لیا جائے پیش کرنے والوں میں سے جو کام کے لئے موزون سمجھے جاتے ہیں۔ ان کو لے لیا جاتا ہے۔ اور باقی کو چھوڑ دیا جاتا ہے لیکن جو شخص ایک دفعہ اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ وہ خدا کے ہاں

ہمیشہ ہی واقف

سمجھا جاتا ہے۔ میرے اسے رد کرنے کے یہ معنے نہیں۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کے ہاں بھی رد ہو گیا۔ چاہے ہم اسے قبول نہ کریں۔ وہ خدا تعالےٰ کے ہاں واقف ہے چاہے وہ باہر جا کر کوئی اور نوکری ہی کر رہا ہو۔ جب بھی

وقف زندگی کے لئے جماعت سے مطالبہ

کیا جائے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ پھر اپنے آپ کو پیش کرے۔ خواہ پھر رد کر دیا جائے۔ اور رد کرنے کی صورت میں اگر وہ کوئی اور کام بھی کرتا ہے۔ تو اس کا فرض ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ وقت وہ دین کی خدمت میں صرف کرے۔ ورنہ وہ شدید

وعدہ خلافی کا مرتکب

سمجھا جائے گا۔ جب ایک شخص خدا تعالیٰ کے ساتھ وعدہ کرتا ہے۔ کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ اور پھر امام جماعت بلکہ نبی کے رد کر دینے پر بھی وہ سمجھتا ہے۔ کہ مجھے چونکہ قبول نہیں کیا گیا۔ اس لئے مَیں آزاد ہوں۔ تو وہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ وعدہ خلافی کا مرتکب سمجھا جائے گا۔ بلکہ اپنے آپ کو پیش کر دینا تو در کنار جو شخص

اپنے دل میں بھی یہ فیصلہ

کرتا ہے۔ کہ مَیں خدا تعالےٰ کے لئے وقف ہوں۔ تو پھر کسی وقت بھی اس کا اپنے آپ کو وقف کی ذمہ داریوں سے آزاد سمجھنا شدید وعدہ خلافی ہے (کسی کا اسے قبول کرنے سے انکار اس کے وقف کو نہیں بدل سکتا۔ اس کے رد کرنے کے معنے تو صرف یہ ہیں۔ کہ وہ اس خاص جماعت میں شامل نہیں ہو سکتا۔ جس سے اس وقت کوئی کام لیا جاتا ہے۔ اور یہ عدم شمولیت اس کے وقف کو بدل نہیں سکتی۔ بلکہ جس دن سے کوئی وقف کا ارادہ کرتا ہے۔ وہ چاہے اس ارادہ کا اظہار بھی کسی کے سامنے نہ کرے۔ وہ

خدا تعالےٰ کے ہاں واقف ہے

اور اسے کسی صورت میں بھی اپنے آپ کو آزاد سمجھنا وعدہ خلافی ہے۔ کامل مومن وہ ہے۔ جو دل کے ارادہ پر بھی پختہ رہے۔ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص

صدقہ کا ارادہ

کرے۔ اس کے لئے صدقہ کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ جو شخص نفل پڑھنے کا ارادہ کرے۔ اس کے لئے پڑھنا ضروری ہے پس کامل مومن کا ارادہ بھی اُسے باندھ دیتا ہے۔ اور پابند کر دیتا ہے۔ لیکن اگر کوئی ادنےٰ مومن ہے تو جب وہ ایک بار اپنے آپ کو وقف کر چکا۔ تو خواہ اُسے قبول نہ بھی کیا جائے۔ وہ آزاد نہیں ہو سکتا۔ دینی خدمت کے لئے قبول نہ کئے جانے کی صورت میں اگر وہ مثلاً ڈاکٹری کرتا ہے۔ تو اس کا فرض ہے۔ کہ ڈاکٹری کے کام کو کم سے کم وقت میں محدود کرے اور

باقی وقت دین کی خدمت میں

لگائے۔ اگر کوئی انجینئر ہے۔ تو چاہیئے۔ کہ کم سے کم وقت انجینئرنگ کے کام پر صرف کرے۔ اور زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت پر۔ اگر وہ کوئی ملازمت اختیار کرتا ہے۔ تو چاہیئے کہ ملازمت کے لئے جتنا وقت دینا اس کے لئے لازمی ہے۔ اس کے سوا باقی وقت کا کثیر حصہ دینی خدمت میں گزارے۔ اور پھر اس تاک میں رہے۔ کہ کب دینی خدمت کے لئے آگے بڑھنے کا مطالبہ ہوتا ہے۔ اور جب بھی ایسی آواز اس کے کان میں پڑے۔ اسے چاہیئے۔ کہ پھر اپنے آپ کو پیش کرے۔ اور کہے کہ مَیں واقف ہوں۔ پہلے فلاں وقت مجھے نہیں لیا گیا تھا اب مَیں پھر پیش کرتا ہوں۔ اور خواہ وہ ساری عمر بھی نہ لیا جائے۔ مگر اس کا یہ فرض ہے کہ ہمیشہ

اپنے آپ کو واقف ہی سمجھے

اگر وہ ایسا نہیں کرتا۔ تو خدا تعالےٰ کے نزدیک وہ وعدہ خلاف اور غدار سمجھا جائے گا۔ پس جس نے کسی وقت بھی اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کیا۔ وہ اس سے کبھی آزاد نہیں ہو سکتا۔ میرا یا کسی اور کا اُسے کسی وقت قبول نہ کرنا اسے وقف کی ذمہ داریوں سے آزاد نہیں کر سکتا۔ کیونکہ

وقف تو ایک عہد

ہے۔ خدا تعالےٰ اور بندے کے درمیان اور کوئی قبول کرے یا نہ کرے۔ یہ عہد ہرگز نہیں ٹوٹ سکتا۔ بلکہ اگر صرف دل میں ہی وقف کا ارادہ کیا جائے۔ چاہے اظہار نہ ہو۔ تو بھی نہیں ٹوٹ سکتا۔

پس وقف کے قبول کئے جانے یا نہ کئے جانے کا کوئی سوال نہیں۔ جو شخص وقف کرتا ہے۔ اس کا وقف ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ اور

خدمتِ دین کی ایک صورت

کے لئے اُسے قبول نہ کئے جانے کے یہ معنے نہیں۔ کہ وہ دین کی کسی اور رنگ میں خدمت کرنے کی ذمہ داری سے بھی سبکدوش ہو گیا۔ اگر ایک شخص کی آنکھیں خراب ہیں۔ اور اُسے فوج میں بھرتی نہیں کیا جاتا۔ تو اس کے یہ معنے نہیں کہ اب وہ ہمیشہ کے لئے ملک کی خدمت کے فرض سے آزاد ہو گیا۔ کیونکہ اگر وہ باقاعدہ لڑنے والی فوج میں شامل نہیں کیا گیا۔ تو کئی اور صورتوں میں وہ خدمت ملک کر سکتا ہے۔ کلرک بن سکتا ہے۔ زخمیوں کے لئے پٹیاں بنانے کا کام کر سکتا ہے۔ ایسی تحریکیں کر سکتا ہے۔ جن سے فوجی بھرتی میں امداد مل سکے۔ اور نہیں تو عوام میں بے چینی پیدا کرنے والی

غلط افواہوں کی تردید

کر کے ایک اہم خدمت سر انجام دے سکتا ہے۔

غرض جو شخص کسی خاص وقف کی تحریک میں نہ لیا جانے کی صورت میں یہ نتیجہ نکالتا ہے۔ کہ اب وقف کی ذمہ داری سے وہ آزاد ہو گیا ہے۔ وہ ایسا ہی احمق ہے۔

خدام الاحمدیہ کے لئے جمعہ کی شام سے اتوار کی دوپہر تک کیمپ میں ہی کھانا کھانا لازمی ہے۔ سالانہ اجتماع ۲۲، ۲۳، ۲۴ (اخاء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیسا وہ والنٹیر احمق ہے۔ جو فوج میں بھرتی ہونے کے لئے گیا۔ اور اسے فوج کے قابل نہ سمجھ کر آزاد کر دیا۔ اور اس نے ملک کی خدمت کی ذمہ واری سے اپنے آپ کو آزاد سمجھ لیا۔ اگر وہ کامل مومن ہے۔ تو صرف دل میں ارادہ کرنے سے اور اگر ادنےٰ مومن ہے تو اپنے آپ کو پیش کر دینے کے بعد وہ

ہمیشہ کے لئے خدا تعالےٰ کے

ہاں وقف

ہے۔ خواہ اسے کوئی قبول کرے یا نہ کرے پس جو نوجوان اپنے آپ کو پیش کر چکے ہیں۔ وہ یاد رکھیں۔ کہ وہ قیامت تک وقف ہیں۔ اور جو اب میری اس تحریک پر یا کبھی آئندہ اپنے آپ کو پیش کریں۔ وہ بھی اس بات کو یاد رکھیں۔ کہ وقف کی بڑی اہمیت ہے۔ اس لئے جو اپنے آپ کو پیش کرے۔ اچھی طرح سوچ سمجھ کر کرے یہ بات اب تک میں نے واضح نہ کی تھی۔ اور اب ایک واقف کی ایک تحریر سے مجھے یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ یہ مضمون میں نے پہلے بیان نہیں کیا۔ اس لئے اب اسے بیان کر دیا ہے۔ تا جو لوگ اپنے آپ کو پیش کر چکے ہیں۔ وہ گنہگار نہ ہوں اور جو آئندہ پیش کریں سوچ سمجھ کر کریں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ جب

اسلام کو سپاہیوں کی ضرورت

ہو۔ تو جو شخص طاقت اور اہلیت رکھنے کے باوجود آگے نہیں آتا۔ وہ گنہگار ہے۔ اس لئے جو نوجوان اپنے آپ کو پیش کر سکتے ہوں۔ اور اس ذمہ واری کو نباہ سکتے ہوں وہ پیش کریں۔ ایسے نوجوانوں کے لئے خدمت دین اور ثواب حاصل کرنے کا یہ

نادر موقعہ

ہے۔ ایسا نادر موقعہ۔ کہ جو شاید آئندہ نہ مل سکے۔ انبیاء کے قریب کے زمانہ میں ایسے مواقع مل سکتے ہیں۔ مگر جب ترقیات حاصل ہو جائیں۔ تو پھر ایسے مواقع نہیں مل سکتے ۔

کرشن اوتار کے متعلق ایک ہندو دوست کے

اعتراضوں کا جواب

راولپنڈی سے ایک ہندو دوست نے ایڈیٹر الفضل کے نام ایک خط لکھا ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کرشن کے متعلق دو اعتراض کئے ہیں۔ اور ان کا جواب بذریعہ اخبار مانگا ہے۔ ان کا خط تو بہت لمبا ہے۔ اس لئے اس کا مفہوم اپنے لفظوں میں عرض کئے دیتے ہیں۔

میں نے احمدیوں کے ایک ٹریکٹ میں پڑھا ہے۔ کہ اس زمانہ کی اصلاح کے لئے مرزا غلام احمد صاحب کرشن اوتار بن کر آئے ہیں۔ لیکن ہم یہ بات کس طرح مان سکتے ہیں۔ جبکہ ہندوؤں کے وید شاستروں میں صاف طور پر لکھا ہے۔ اور ہر ایک ہندو کا اسی پر اعتقاد ہے۔ کہ جب کبھی کوئی اوتار آیا یا آئے گا وہ کوئی انسان نہ تھا۔ بلکہ خود ایشور مجسم ہو کر آیا۔ اور آئندہ بھی ایشور ہی انسانی روپ میں آئے گا۔ مرزا صاحب چونکہ انسان ہیں۔ اس لئے یہ کرشن اوتار نہیں ہو سکتے۔

ایسے دوستوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ چاروں ویدوں میں کسی جگہ بھی یہ نہیں لکھا۔ کہ دنیا کی ہدایت و رہنمائی کے لئے انسان نہیں بلکہ خود خدا مجسم ہو کر آیا کرتا ہے۔ اسی طرح ویدوں کی تفاسیر اور براہمن گرنتھوں میں بھی اس قسم کا کوئی اشارہ نہیں پایا جاتا۔ ان کے بعد اپنشد ہیں۔ ان میں بھی ایسی کوئی بات مرقوم نہیں۔ اپنشدوں کے بعد سمرتیاں ہیں یہ بھی اس قسم کے عقیدہ کی تلقین نہیں کرتیں ان کے بعد چھ درشن ہیں۔ وہ بھی اس خیال کی تائید نہیں کرتے۔ ایسی صورت میں ہم نہیں سمجھتے۔ کہ جب وید براہمن گرنتھ۔ اپنشد اور سمرتیاں شاستر۔ اور درشن اس قسم کی تعلیم نہیں دیتے۔ تو پھر اس قسم کے عقائد کی بنیاد کیا ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ گیتا میں ایک دو شلوک ایسے ضرور ہیں۔ کہ جن سے اس قسم کے عقیدہ کا جواز نکالا جاتا ہے۔ مگر جیسا کہ ہم آگے چل کر بتائیں گے۔ ان شلوکوں کا قطعاً وہ مفہوم نہیں جو سمجھا جاتا ہے۔ پس جو ہندو بھائی اس قسم کے خیالات دلوں میں جمائے بیٹھے ہیں۔ وہ سخت غلطی میں مبتلا ہیں۔ اور انہیں جس قدر بھی جلد ممکن ہو۔ اس سے توبہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اس قسم کا عقیدہ خدائے قدوس کی توہین و تذلیل کرنیوالا ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ پہلے بھی ایشور نے دنیا کی بہبودی و بھلائی کے لئے انسانوں کو ہی بھیجا تھا۔ اور اب بھی ایک انسان کو ہی بھیجا ہے۔ اور آئندہ بھی اگر کبھی ضرورت پڑی۔ تو کسی انسان کو ہی بھیجے گا۔ اور جن کو ہمارے بھائی خدائے مجسم اور ہم (نبی و رسول) سمجھتے ہیں۔ وہ بھی انسان ہی تھے۔ ہاں ان میں اور عام انسانوں میں یہ فرق تھا۔ کہ وہ الہٰی طاقتوں اور قدرتوں کے مظہر تھے۔ اس کے جلال اور کمال کے پرتو تھے۔ اس کی نصرتوں اور تائیدوں کے حامل تھے۔ خدا ان کو محبوب رکھتا تھا۔ اور ان پر اپنا کلام نازل کرتا تھا۔ اور جوش سے کروہ دنیا میں آتے تھے۔ اس میں ان کی امداد کرتا تھا۔ اور دنیا والوں کی شدید مخالفت کے باوجود آخر کار انہی کو مظفر و منصور بناتا تھا۔ اور انہی کے ذریعہ اپنے ارادوں اور منشاؤں کو مخلوق پر ظاہر کرتا تھا۔ اور انہی کے واسطے سے دنیا کو نیکی و راستی کی راہوں پر چلاتا تھا وہ بظاہر یکہ و تنہا ہوتے تھے دنیوی ساز و سامان سے خالی ہوتے تھے۔ لاؤ لشکر سے محروم ہوتے تھے۔ مگر مقابلہ بڑے بڑے جبّار اور قہار لوگوں سے ہوتا تھا۔ مگر چونکہ وہ خدا کے محبوب۔ اس کے نائب اور اس کی تجلیوں کے جلوہ گاہ ہوتے تھے۔ اور الہٰی امداد اور نصرت ان کے شامل حال ہوتی تھی۔ اسلئے وہ یکہ و تنہا ہوتے ہوئے بھی اپنے دشمنوں پر غالب آتے۔ دنیا میں جب کبھی بھی ظلم و جور کی آندھی چلی۔ دنیا میں جب کبھی بھی کفر و عصیان کی تاریکی چھائی خدا نے انہی لوگوں کے ذریعہ ظلم و جور کا خاتمہ کیا۔ اور انہی کے ذریعہ دھرم کی حفاظت اور ادھرم کا ناش کروایا۔

ان کی ذاتی طاقتیں قطعاً ایسی نہ تھیں کہ وہ ظالموں کا مقابلہ کر سکتے۔ اور ان پر فتح پاتے چونکہ ان کے ذریعہ جو کام انجام کو پہنچتے تھے۔ وہ انسانی طاقتوں سے کہیں بالا ہوتے تھے۔ اسلئے وہ لوگ جو الہٰی اسرار سے ناواقف تھے ٹھوکر کھا گئے۔ اور انہوں نے اپنی نادانی سے یہی سمجھ لیا۔ کہ جن لوگوں کے ذریعہ اس قسم کے خوارق عادات غیر معمولی اور مہتم بالشان کام انجام کو پہنچے وہ خدا ہی تھے۔ جن لوگوں کو یہ خدا سمجھے۔ وہ خدا نہیں بلکہ خدا نما تھے۔ اس کے رنگ میں رنگین تھے۔ اس کی صفات کا مظہر تھے۔ اسکے جلال کا آئینہ تھے۔ اور اسکے ہاتھ کا محض آلہ۔

اور یہ صرف ہمارا ہی خیال نہیں بعض سمجھدار ہندو بھی اس کی تائید کرتے ہیں۔ جیسا کہ پنڈت ماپیا دپو دار کے مندرجہ ذیل بیان سے ظاہر ہے۔ فرمایا کہ "مہا پُرش لوگ یوگ گیان۔ پریم اور آنند میں ایشور کے سمان ہو کر بھی ایشور کے اطاعت شعار ہی رہتے ہیں۔ ایشور کے ارادہ اور خواہش کے خلاف ان کی طاقت استعمال نہیں ہوتی۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ وہ اس بات کو جانتے ہیں۔ ان کے اندر ایشور ہی کام کر رہا ہے۔ یوگ سدھی (مراقبہ) سے حاصل شدہ گیان (عرفان) پریم (محبت، عشق) و طاقت ایشوریہ (جلال) آنند (مسرت) وغیرہ سبھی چیزیں پرمیشوری کی ہیں۔ ان کی خواہش ایشور کی خواہش ہوتی ہے۔ ان کی زندگی کے تمام افعال ایشور کے افعال ہوتے ہیں۔ وہ ایشور کی صفات قدرت وغیرہ کو حاصل کر کے ایشور کی پرتی مورتی (خدا نما) بن کر دنیا کی بھلائی کے لئے چلتے پھرتے ہیں۔" (رسالہ کلیان گورکھپور جلد ۸ نمبر ۲ صفحہ ۶۲)

خدا تعالےٰ محض لوگوں کے ذہن نشین کرنے کے لئے کہ یہ خدا نہیں انہیں ابتلاؤں میں ڈالتا تھا۔ ان کو مصیبتوں اور تکلیفوں سے گزارتا تھا۔ وہ بعض اوقات بیمار بھی ہوتے تھے۔ دکھ درد اور گزشت بھی سہتے تھے۔ اور اسی طرح دیگر بشری کمزوریوں کا بھی ان سے صدور ہوتا تھا۔ جن کا باعث صرف یہی تھا۔ کہ خدا تعالےٰ جہاں دنیا والوں کو یہ بتلائے۔ کہ خدا ہی وہ قادر مطلق ہستی ہے۔ جو کمزوروں اور ناطاقتوں سے مہتم بالشان کام لے لیتی ہے وہاں یہ بھی ظاہر کر دے۔ کہ جن لوگوں کے ذریعہ ایسے ایسے عجیب کام ظہور میں آتے ہیں۔ وہ ان کی کسی ذاتی طاقت یا قدرت کا نتیجہ نہیں ہوتے۔ بلکہ وہ اس ورا الورا اور نہاں در نہاں ہستی کے ید قدرت کا کرشمہ ہوتے ہیں۔ جس نے ان کو اور باقی مخلوق کو پیدا کیا ہے۔ اگر یہ اوتار آتمائیں خدا ہوتیں تو بیمار کیوں ہوتیں۔ دکھ درد محسوس کیوں کرتیں۔ اپنے عجز کا اظہار کیوں کرتیں۔ پس ان کا بیمار ہونا دکھوں اور دردوں میں مبتلا ہونا۔ امتحانوں میں پڑنا ابتلاؤں میں سے گزرنا کشٹ اور تکلیفیں سہنا اور اپنے عجز اور کمزوریوں کا اظہار کرنا ہی اس امر کا بدیہی ثبوت ہے۔ کہ وہ خدا نہ تھیں بلکہ خدا کی مخلوق تھیں ؎

ہندوستان میں جس قدر اوتار آئے ان میں سب سے بڑے اوتار سری کرشن جی مہاراج کو بتلایا جاتا ہے۔ اور ان کے متعلق برملا کہا جاتا ہے۔ کہ وہ ساکشات ایشور اور خدائے مجسم تھے۔ لیکن کیا ان کے حالات زندگی یہ نہیں بتلاتے۔ کہ وہ بھی اپنی زندگی میں اسی قسم کے حالات سے دوچار ہوئے۔ جو انسانوں کو پیش آتے تھے؟ کیا وہ کنس کے خوف سے مدتوں برج کے گوالوں کے ہاں نہیں رہے؟ کیا ان کو بعض اوقات دشمن کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے نقل مکانی کی حاجت نہیں پڑی؟ یا کیا انہیں دوسروں کی علم حاصل کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی؟ کیا انہیں کسی دوسری ہستی کے آگے سجدہ اطاعت نہیں کرنا پڑا؟ کیا انہوں نے دیووں کے دیو کے حضور جبین نیاز نہیں جھکائی؟ اس سے دعائیں نہیں کیں؟ اس سے مرادیں نہیں مانگیں؟ اس سے اپنی فتح و نصرت کی التجائیں نہیں کیں؟ کیا انہوں نے اپنے ہاں اولاد ہونے کے واسطے منتیں نہیں مانیں؟ اس کے لئے برسوں جپ تپ نہیں کیا؟ کیا ان کو نومولود بچہ کی گمشدگی پر اس خلاق عالم ہستی کے آگے فریاد نہیں کرنا پڑی جو انکی مرادیں برلانے کی قدرت رکھتی تھی؟ اگر یہ سب کچھ صحیح ہے۔ تو پھر کس طرح کوئی عقلمند انہیں خدا اور ساکشات ایشور سمجھ سکتا ہے؟

خدا تو خود معبود ہے۔ اُسے کسی کی عبادت کرنے کی کیا حاجت۔ مگر سری کرشن جی تو کسی دوسری بالاتر ہستی کی عبادت کرتے تھے۔ پھر وہ خدا کس طرح؟

کیا چھاندوگیہ اُپنشد میں نہیں لکھا کہ

"گھور انگرس نے یہ (دیگیہ کے رازوں کا) دیوکی کے بیٹے کرشن کو اُپدیش کر کے کہا (کہ جس کے سننے سے) اُسے پھر کوئی پیاس نہیں رہی"

(چھاندوگیہ اُپنشد پرپھاٹک ۳ کھنڈ ۱۷)

جب شری کرشن خود ایشور اور پیدائشی ہادی تھے۔ تو پھر ان کے اندر الٰہیات کا علم سیکھنے کے لئے گھور انگرس رشی کے پاس ایک پیاسے کی حیثیت سے جانا اور اس سے اپنی تشنگی بجھانا کیوں؟ کیا آپ کا گھور انگرس کی خدمت میں پہنچ کر اپنی روحانی پیاس بجھانا اس امر کی دلیل نہیں کہ وہ بھی انسان تھے؟ اور سنئے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ شری کرشن جی کو نرنارائن کی عبادت اور پوجا کرتے دیکھکر "ناردمنی کے دل میں یہ خیال اُٹھا کہ یہ (کرشن) کس کی ارادھنا (بندگی) کرتے ہیں۔ اور ان کے لئے تپسیا (ریاضت) کیسی؟ نارد جی نے رفع شک کے لئے ان سے پوچھا۔ تب انہوں نے کہا۔ ہم لوگوں کا ایک مُول پُرش اور ہے ہم انہی کا دھیان کرتے ہیں۔ جو تمام مخلوق کے اندر نظر آنیوالا قائم ہے۔ حواس سے بالا اور بہت ہی مشکل سے جانا جاتا ہے"

(رسالہ کلیان گورکھپور کا کرشن نمبر ص۲۲۴)

جب کرشن مہاراج خود ایشور تھے۔ تو پھر ان کا مُول پُرش (مبدأ حقیقی) کی عبادت کرنا چہ معنی؟ پھر اسی طرح ایک اور جگہ لکھا ہے کہ:۔

"شری کرشن مہاراج نے آپ شیو سے شیوجی (ایشور) کی عبادت کرنے کا منتر پاکر سات مہینے تک مسلسل کمل۔ بیل پتر۔ تُو پُتر گش۔ کنیر۔ دُوب آک کے پھول۔ کنول کے پھول اور سنکھ پھول وغیرہ بطور نذر گذار کر شو جی کو راضی کیا"

"اور بولے کہ اس وقت آپ کی عنایت سے میرے پاس سبھی کچھ موجود ہے۔ لیکن دیتیوں (خبیث طبع لوگوں) سے دُکھی ہو کر آپ کی پناہ میں آیا ہوں۔ آپ ہی کی عبادت برہما وغیرہ پہلے بزرگوں نے کی ہے۔ تب خوش ہو کر شو جی بولے کہ مال دولت۔ اولاد عورت اور دیگر قسم کے سکھ اور بہت بڑی طاقت تمہیں حاصل ہوگی"

(بحوالہ شو پوران گیان سنگھتا ادھیائے ص۹۲ منقول از پوران تتو پرکاش ص۱۵۱)

اگر واقعی شری کرشن خدا تھے۔ تو ان کا شوجی کی عبادت کرنا اور مخالفین سے دُکھی ہو کر ان کی پناہ ڈھونڈنا۔ اور مرادیں مانگنا کیا معنے رکھتا ہے جب وہ ایشور تھے تو اُن کا شوجی کو یہ کہنا کہ

"دیتیبھیہ پیڑی تیشچ اہم توام اہم شرنم گتہ"

کہ میں مخالفین سے دُکھی ہو کر تیری پناہ میں آیا ہوں۔ یہ کس وجہ سے تھا؟ کیا اس لئے نہیں کہ وہ انسان تھے اور مخالفین کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے خدا سے مدد چاہتے تھے؟

خاکسار ملک فضل حسین احمدی مہاجر قادیان

سال نہم کی آخری تاریخ ۳۰ نومبر سنہ ۴۳ء ہے

فرمایا! "زمین اور آسمان اور جو کچھ اس میں ہے۔ سب خدا تعالےٰ کا ہے۔ اُسے یا اُس کے نیک بندوں کو فدیے دے کر خوش کرنے کی کوشش بالکل لغو ہوتی ہے۔ وہ اپنے مقصد کو پورا کرنے کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اہل مکہ نے چاہا۔ کہ شرک کے خلاف دعظ کو روکیں۔ اور اس کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہر قسم کی لالچ دی۔ لیکن آپؐ نے یہی جواب دیا۔ کہ خواہ سورج کو میرے دائیں اور چاند کو بائیں لا کھڑا کرو۔ میں تو شرک کے خلاف وعظ کرنا نہیں چھوڑوں گا۔ اور اس طرح توحید کی کامیابی کے دن کو پیچھے نہیں ڈالوں گا۔ اسی طرح جب ایران نے مسلمانوں سے جنگ شروع کی۔ اور اس کا جواب دینے کے لئے اسلامی لشکر ایران کے علاقہ میں گھس گیا۔ ۔۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذیابیطس

یہ بیماری گویا ایک کیڑا ہے جو گھن کی طرح جسم کو کھاتا جاتا ہے اور آخر کار موت کا موجب ہوتا ہے۔ غریب سے امیر زیادہ اسکے شکار ہوتے ہیں۔ ہمارے ملک میں انواع و اقسام کی جڑی بوٹیاں پیدا ہوتی ہیں جو کہ بہت سی علاج امراض کیلئے تریاق کا حکم رکھتی ہیں چنانچہ ان بوٹیوں کے ست نکالکر اور زمانہ حال کی میڈیکل سائنس سے بھی مدد لیکر اس مرض کے علاج کیلئے امرت دھارا کے موجد جناب پنڈت ٹھاکر دت شرما وید نے ایک دوائی ایجاد کی ہے۔

اشوگری

اس کا بہترین اور مجرب علاج ہے۔ یہ دوائی ہر حالت کی ذیابیطس کو یقینی مفید ہے۔ شکر آنا بند ہوتا ہے زیادتی پیشاب دور ہو کر پیشاب باقاعدہ آنے لگتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ ایک ٹانک ہے۔ بھوک بڑھاتی اور خون پیدا کرتی ہے۔ نیز ہر قسم کی کمزوری کو رفع کرتی ہے آئیے اور ایک مرتبہ تجربہ کیجئے۔ صرف ایک ہفتہ کا استعمال قائل کر دیگا!

قیمت ۳۲ گولی چار روپے (للعہ) ۸ گولی ایک روپیہ (عسہ) علاوہ اسکے ۲ آنہ فی روپیہ اندھنگائی چارج لیا جاتا ہے۔

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ "امرت دھارا" ۱۲ لاہور

المشتہر

منیجر امرت دھارا فارمیسی لمیٹڈ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

خطبہ نمبر کے غیر مدیدار اصحاب سے گذارش

ہمیں افسوس ہے کہ خطبہ نمبر کے بہت سے خریداروں نے دفتر کے ارسال کردہ وی۔ پی وصول نہیں کئے اور چند پیسوں کی خاطر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبۂ جمعہ ایسی نعمت سے محروم ہونا گوارا کر لیا ہم امید رکھتے ہیں کہ احباب بہت جلد رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما کر خطبہ نمبر اپنے نام جاری کرا لینگے خطبہ نمبر کی سالانہ قیمت یکم جنوری سنہ ۴۳ء سے پانچ روپیہ ہے۔ ۔ مینیجر

اکسیر تسہیل ولادت

پیدائش کی مشکل گھڑیوں کو آسان کرنیوالی دوا جس کے بروقت استعمال سے اللہ کے فضل سے بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردوں کیلئے بھی بہت مفید ہے۔ قیمت تین روپے آٹھ آنے۔ معہ محصولڈاک۔ استعمال کرکے فائدہ اُٹھائیں۔ مینجر شفاخانہ دلپذیر دارالعلوم قادیان ضلع گورداسپور

کوئن ٹیبلٹس برائے ملیریا

ٹکیاں
۱۰۰ ٹکیہ دو روپے
دی کوئن سٹورز قادیان

اکسیر البدن

دنیا میں ایک مقوی دوا ہے
قیمت: ایک ماہ کی خوراک پانچ روپے
ملنے کا پتہ مینجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان پنجاب

جنگ کے زمانہ میں آگ کے مول چیزیں خرید کر
روپیہ ضائع نہ کیجئے

آجکل عام طور پر چیزوں کی قیمت بیحد بڑھی ہوئی ہے۔ جنگ کے زمانے میں واقعی ضروریات کے علاوہ اور کچھ خریدنا فضول خرچی ہے۔ اسکے برخلاف جو پیسہ بھی آپ بچا سکیں آئندہ آپ کے بڑا کام آئیگا۔ جنگ کے بعد جب قیمتیں گر جائیں گی تو آپ اپنی رقم کی پائی پائی سستی چیزیں خرید کر وصول کر سکیں گے

ان کے دنوں میں خرچ کرنے کے لئے اسوقت خرچ روک دیجئے

آئندہ کے لئے
روپیہ بچانے کا محفوظ طریقہ اختیار کیجئے

بچت کا غیر محفوظ طریقہ

اگر آپ سونے، چاندی جواہرات، زمین، مکان یا سامان وغیرہ میں روپیہ لگائیں گے تو قیمتوں کے عام سطح پر آجانے کے بعد آپکے اس روپیہ کی مالیت کم ہو جائے گی۔

محفوظ طریقہ

اپنی رقم کو محفوظ رکھنے اور اس کی مالیت کو برقرار رکھنے کے لئے اسے انجمن امداد باہمی بینک کے سیونگ کھاتے یا ڈاکخانے کے سیونگ بینک میں لگایئے۔ اگر آپ ان سے بھی اچھی جگہ رقم لگانا چاہیں تو سرکاری قرضوں یا سیونگ سرٹیفکیٹ میں لگایئے۔

چار آنے!
روز بچایئے!
آپ تھوڑی تھوڑی بچت بھی کریں تو بہت کچھ جمع کر سکتے ہیں
جتنا زیادہ ہو سکے تو اس سے زیادہ بچایئے اور سندوقچی میں ڈال کر محفوظ کیجئے
ہر ایک پائی کی رقم کو جو بچ رہی ہو محفوظ طریقہ سے برابر لگاتے رہیے

قوم کیلئے قومی جنگی محاذ کی اپیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر محمد موسیٰ صاحب نے جو کلکتہ کے ایک کالج کے ڈگری یافتہ ہیں۔ قادیان میں ہومیوپیتھک علاج کی دوکان مسجد دارالفتوح کے پاس کھولی ہے وہ بنگال میں متفرق مقامات پر پریکٹس کر چکے ہیں۔ حاجتمند اصحاب ان کے طبی مشورہ سے فائدہ حاصل کریں۔

مفتی محمد صادق قادیان

اوقاتِ کار صبح ۹ بجے سے ایک بجے تک

ضرورت رشتہ

ایک معزز متدین اور شریف خاندان قوم جٹ کے نوجوان۔ عمدہ صحت۔ مڈل تک تعلیم سکونت قادیان سے بمسافت بارہ میل ۸۰ بیگھے زمین کے واحد مالک عمر قریباً ۳۰ سال۔ پہلی بیوی سے نرینہ اولاد نہ ہونے کی وجہ سے اور اسکی صحت کمزور ہونے کی وجہ سے اسکی رضامندی سے نکاح ثانی کرنا چاہتے ہیں۔ لڑکی خوش سیرت۔ امور خانہ داری سے واقف اور شریف زمیندارہ خاندان سے ہو۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ تاج الدین لائلپوری مولوی فاضل محلہ دارالفضل قادیان

شباکن

کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اگر ملتی ہے تو پندرہ سولہ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو "شباکن" استعمال کریں۔

قیمت یکصد قرص ۱۲/ پچاس قرص ۱۱/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

برمنگھم ۱۶ اکتوبر۔ مسٹر ایمری وزیر ہند نے ایک طویل تقریر میں بتایا کہ اگر ہندوستان میں اس سال کے آخر تک خوراک کی صورت حالات میں مناسب تبدیلی نہ ہوئی۔ تو ہم ضروری قدم اٹھائیں گے۔ ہم یہ سنتے تھے۔ کہ جرمن مقبوضہ ممالک میں لوگ بھوکے مر رہے ہیں۔ آج ہمیں سخت افسوس ہے کہ برطانیہ کے جھنڈے تلے برطانوی قلمرو کے دوسرے بڑے شہروں میں لوگ بھوک سے دم توڑ رہے ہیں۔ ہندوستان میں خوراک کی قلت کی وجہ یہ ہے کہ ایک تو ہندوستان میں پچھلے دس سال میں پانچ کروڑ آبادی بڑھ گئی ہے۔ دوسرا ہندوستان کے اکثر کاشتکاروں کی گذر پیداوار پر ہوتی ہے۔ کاشتکاروں نے تھوڑا سا اناج مارکیٹ میں فروخت کیا۔ اور باقی اناج کو بچا کر اس خیال کے پیش نظر رکھ لیا۔ کہ اگر آئندہ فصل اچھی نہ ہوئی تو دوبارہ مہنگے داموں پر اناج خریدنے سے بہتر یہ ہے کہ اناج کو فروخت نہ کیا جائے۔ اس طرح بہت سا اناج مارکیٹ میں نہ آسکا۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ موجودہ سیلف گورنمنٹ سے صوبائی حکومتوں کو اختیارات ایسے دے دیئے گئے ہیں کہ جب کسی صوبے کے مفاد کا دوسرے صوبے کے مفاد سے تصادم ہوا تو صوبے کی حکومت نے اپنے صوبے کو ترجیح دی۔ جس وقت سنگاپور ہاتھ سے نکل گیا۔ اور برما کی جنگ شروع ہوئی۔ تو حکومت ہند نے برما کے چاول پر انحصار چھوڑ دیا۔ اور باہر سے گندم منگوانے کا بندوبست کیا۔ بنگال میں قحط کی وجہ یہ بھی تھی کہ سیلاب کی وجہ سے بہت سی فصلیں تباہ ہو گئیں۔ اب حکومت نے یہ فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ اجناس خوردنی کے نرخوں پر کنٹرول کر لیا جائے۔ اگرچہ اجناس خوردنی پر کنٹرول مشکل ہے۔ لیکن حکومت نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ ہر ممکن طریق سے اس کنٹرول کو کامیاب بنایا جائے۔ حکومت ہند نے ایسے انتظامات کر لئے ہیں کہ بہت جلد جہازوں کے ذریعے گندم باہر سے لائی جائے۔

نئی دہلی ۱۶ اکتوبر۔ سرجے۔ پی۔ سری واستوا فوڈ ممبر حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ باہر سے گندم منگوائی گئی ہے ایک جہاز کچھ گندم لے کر ہندوستان پہنچ گیا ہے اور ایک بندرگاہ پہ گندم اتاری جا رہی ہے۔ دوسرا جہاز بہت جلد ہندوستان پہنچ جائے گا۔

لنڈن ۱۶ اکتوبر۔ برمنگھم سے ایک اطلاع مظہر ہے کہ یہاں کی کوئلہ کی کانوں میں تیس ہزار مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے جس کے نتیجہ کے طور پر کوئلہ کی حالت نازک ہو گئی ہے۔ آج اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ لوہے اور فولاد کی پیداوار میں کافی انحطاط واقع ہو گیا۔ ایجنسی آئرن اینڈ کوئل پروڈکشن نے اعلان کیا تھا کہ اس ہڑتال کا اثر چار بھٹیوں پر بھی پڑے گا۔ اور لوہے کی پیداوار میں بھی قلت ہو جائے گی۔ ایک اور کمپنی نے اپنی فولاد کی دو بھٹیاں بند کر دی ہیں۔

نئی دہلی ۱۶ اکتوبر۔ فوڈ کانفرنس کے اختتامی اجلاس میں آج محکمہ خوراک کے سیکرٹری نے اعلان کیا۔ کہ حکومت ہند نے مندرجہ ذیل تین فیصلے کئے ہیں۔ (۱) تمام صوبوں میں بڑی بڑی خوردنی اجناس کی قیمتوں پر کنٹرول (۲) شہری رقبہ جات میں خوراک کا راشن (۳) اجناس حاصل کرنے کا کام صوبائی حکومتوں کے سپرد کیا جائے گا۔

لاہور ۱۶ اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کا ایک سپیشل اجلاس یکم نومبر کو ۱۲ بجے دوپہر منعقد ہو گا۔ جس میں صوبہ میں خوراک کی صورت حالات اور خاص کر فوڈ کانفرنس میں صوبجاتی اور آل انڈیا کنٹرول کے سوال پر غور کیا جائے گا۔ وزارتی پارٹی کے تقریباً ۵۰ ممبروں نے ایک ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ جس میں پنجاب گورنمنٹ پر زور دیا ہے۔ کہ وہ گورنمنٹ ہند کو مطلع کرے کہ اگر اس نے گندم کے کنٹرول نرخ مقرر کرنے کی کوشش کی۔ تو اس سے زراعت پیشہ لوگوں میں ناراضگی اور بے چینی پھیل جائے گی۔ وزارتی پارٹی کی طرف سے دو اور ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا گیا ہے۔ ایک یہ کہ ہندوستان میں غیر ممالک سے کپاس کی درآمد بند کی جائے۔ اور گورنمنٹ سے درخواست کی جائے کہ جنگی چندہ کی فراہمی کی ممانعت کر دی جائے۔

موگلوا ۱۷ اکتوبر۔ جاپان کا جہاز سیتامارو ۱۶۰۰ امریکنوں کو لے کر گوا کی بندرگاہ موگلوا میں پہنچ گیا ہے۔ گذشتہ دو سال میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ جاپانی جہاز اس بندرگاہ میں آیا ہے۔ دوسری طرف سویڈن کا ایک جہاز جاپانی باشندے لے کر آرہا ہے۔ اس میں ایک ہزار پانچ سو سپاہی ہیں۔ ۱۸ اکتوبر کی یہ خبر ہے کہ دوسرا جہاز بھی پہنچ گیا ہے۔ اور قیدیوں کی تبدیلی شروع ہو گئی ہے۔ اور آج سے پانچ دن تک یہ کام شروع رہے گا۔

ماسکو ۱۸ اکتوبر۔ روسی فوجیں سفید روس میں کریمیا پر برابر آگے بڑھ رہی ہیں۔ گومیل کے جنوب میں روسیوں نے ڈنیپر دریا کو پار کر لیا ہے۔ اور بہت سے آگے بڑھ کر کئی گاؤں اور شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ جرمنوں کا بیان ہے کہ وہ گومیل کو خالی کر رہے ہیں۔ نیا پورا اسٹے پر قبضہ کرنے کے بعد روسی آگے بڑھ گئے ہیں۔ اور ایک اہم سٹیشن پر قبضہ کر لیا ہے۔ میلیٹو پال میں ابھی تک لڑائی ہو رہی ہے۔

لنڈن ۱۸ اکتوبر۔ اٹلی میں اتحادیوں نے جرمنوں کی والٹرنو لائن کئی جگہ سے توڑ دی ہے۔ اب جرمن اپنی چوکیوں کو خالی کر کے تیزی سے پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ وہ اتحادی فوج جو والٹرنو دریا کے دہانے پر اتری تھی وہ بھی آگے بڑھ گئی ہے۔ اور کئی جگہوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ کیپوا کے شمال کی طرف ایک اہم پہاڑی پر امریکی دستوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ اتحادیوں نے والٹرنو کے کنارے بہت سی فوج اور سامان جمع کر رکھا ہے۔ اور کشتیوں کے پل بنا کر یہ سامان اس پار لے جا رہے ہیں۔ ادھر برطانوی گشتی دستے ازرنیا جانے والی سڑک پر بڑھ رہے ہیں۔

واشنگٹن ۱۸ اکتوبر۔ جنوبی بحر الکاہل میں کل پھر اتحادی بمباروں نے کئی جاپانی ٹھکانوں پر زبردست حملے کئے۔ ایک سو چار جاپانی ہوائی جہاز تباہ کر دیئے۔ ہمارے صرف دو طیارے کام آئے۔ سالومن میں جیوو پر اتحادیوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔ یہ جگہ کولمبنگارا سے جنوب مغرب کی طرف ہے۔

دہلی ۱۶ اکتوبر۔ سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان کے نئے وائسرائے مارشل ویول اپنے ذاتی سٹاف سمیت ہندوستان پہنچ گئے ہیں۔ آپ چھ دن پہلے لنڈن سے روانہ ہوئے تھے۔ جہاں وزیر ہند مسٹر ایمری اور دوسرے جنگی ممبروں نے الوداع کہا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دلروز
رجسٹرڈ
ٹریڈ مارک

کے متعلق

آنریبل ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے سی۔ ایس۔ آئی تحریر فرماتے ہیں

"میرے بائیں بازو کا پھوڑا جو میں نے آپکو دکھایا تھا مجھے پچھلے دو سال سے تکلیف دے رہا تھا۔ میں نے اس پر کئی ایک دوائیں برتیں لیکن سب بے فائدہ۔ میں بمسرت کہتا ہوں۔ کہ دلروز کی دو چھوٹی شیشیوں نے اس کو بالکل اچھا کر دیا۔ جس کے لئے میں آپ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔" (ترجمہ از انگریزی)

قیمت فی شیشی ۱۲ عمر ۸ ہر مشہور دوا فروش سے ملتی ہے

حکیم طاہر الدین اینڈ سنز دلروز ولا فیروز پور روڈ۔ لاہور

جناب جنرل سیکرٹری صاحب

پنجاب پراونشل طبی کانفرنس لاہور

۱۳/۲/۴۳ کے خط میں تحریر فرماتے ہیں:-

"آپ کی مرسلہ ادویہ بہت اچھی ہیں جس کوشش سے آپ یونانی دوائیں حاصل کرتے ہیں۔ وہ قابل داد ہے"

خالص اور اعلیٰ مرکبات اور مفردات ملنے کا پتہ

طبیہ عجائب گھر قادیان